نصاب، سلیبس اور درسی کتب
(Curricula, Syllabus and Textbooks)

بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں کئی الفاظ ایسے ہیں جو ہم اکثر و بیشتر استعمال کرتے ہیں، مثلاً کبھی ہم کہتے ہیں کہ بچوں کے لیے کورس کی کتابیں خریدنی ہیں، کبھی ہم کہتے ہیں کہ پرانا سلیبس تبدیل ہو رہا ہے، پھر کبھی ہم کہتے ہیں کہ سکولوں کے لیے نیا نصاب بن رہا ہے۔ غرض یہ کہ نصاب، سلیبس اور کورس کی اصطلاحیں ہر روز ہماری زبان پر ہوتی ہیں اور ہم عام طور پر ان اصطلاحوں کے معنی و مطلب پر غور کیے بغیر کہیں نصاب کہیں سلیبس اور کہیں درسی کتاب کی اصطلاحات استعمال کر لیتے ہیں۔

ان اصطلاحات کا مطلب کیا ہے۔ یہ ہم معنی ہیں یا موقع محل کے مطابق ان کے معنی بدل جاتے ہیں۔ ذیل میں ان سب کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے۔

سلیبس (Syllabus)

یہ کسی مضمون کے عنوانات کی ایسی فہرست ہوتی ہے جسے خارجی امتحان کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں ہر عنوان کے ساتھ نمبروں کی تقسیم بھی دی جاتی ہے۔ سلیبس کو عموماً نصاب کے مفہوم میں لیا جاتا ہے۔ سلیبس میں بعض موضوعات کا خاکہ اور چند چھوٹے بڑے عنوانات شامل ہوتے ہیں جو مضمون کے مواد کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کیا کچھ اس میں شامل کرنا اور پڑھنا ہے۔ ظاہر ہے یہ فہرست عنوانات سے زیادہ نہیں ہوتی۔ آج کل بعض مضامین کے سلیبس میں ان کے مقاصد تدریس بھی لکھ دیے جاتے ہیں اور بعض دیگر باتوں کی کچھ وضاحت بھی کر دی جاتی ہے، مگر سلیبس یہیں تک ہی محدود ہوتا ہے۔

دراصل سلیبس میں مقاصد، مواد اور طریقہ ہائے تدریس کی جامع تفصیل فراہم نہیں کی جاتی بلکہ موضوعات اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کا ایک خاکہ مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اس خاکے میں موضوعات کی تفصیل بھرنا تدریسی سرگرمیوں کا انتخاب، ان کے لیے اوقات کا تعین کرنا، درسی کتب لکھنے والوں اور متعلقہ مضامین کی تدریس کرنے والے اساتذہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

کورس (Course)

یہ کسی ایک مضمون کی تفصیل ہوتی ہے۔ دراصل یہ سلیبس میں درج عنوانات کی تفصیل ہوتی ہے جس میں اس امر کا اظہار بھی کیا جاتا ہے کہ کسی ایک عنوان کو کتنے ذیلی تصورات کی شمولیت کے ساتھ پڑھایا جائے گا۔ بعض صورتوں میں اس مضمون یا شعبۂ تدریس کے مقاصد کے حصول کے لیے سرگرمیوں کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔ اس حصہ نصاب میں ہر عنوان یا نفسِ مضمون کے وزن (Weightage) کا تعین کر دیا جاتا ہے اگر درسی کتاب کا تعین کر دیا گیا ہو تو اس کے ابواب اور اس میں موجود تصورات کا وزن بھی قائم کیا جاتا ہے۔

کورس کے لفظی معنی ''راستہ'' کے ہیں اور ظاہر ہے کہ راستے کا تصور منزل کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ منزل ایک ہو مگر راستے مختلف۔

عید کے روز لوگ مختلف راستوں سے عیدگاہ کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں لیکن مقصد مشترک ہوتا ہے کہ عیدگاہ پہنچ کر نمازِ عید ادا کی

جائے۔ پھر کبھی شہر میں کرکٹ میچ ہوتا ہے اور تمام راستوں سے گزر کر لوگ سٹیڈیم پہنچ کر کھیل دیکھنے کا مشترکہ مقصد حاصل کرتے ہیں۔

بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں مشترک مقصد یہ ہوتا ہے کہ بچوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے ان کی شخصیت کی تعمیر مضبوط بنیادوں پر کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہم کئی راستے اختیار کرتے ہیں۔ یعنی زبان کا راستہ، معاشرتی علوم کا راستہ، سائنس کا راستہ اور اسی طرح بہت سے راستے جو شعوری اور غیر شعوری طور پر اختیار کیے جاتے ہیں، ان میں سے ہر راستہ ''کورس'' کہلاتا ہے۔ ریاضی کا کورس، سائنس کا کورس، معاشرتی علوم کا کورس وغیرہ لیکن ان سب راستوں کی منزل اور مقصد ایک ہی ہے یعنی بچے کی شخصیت کا ارتقاء اور تعمیر کرنا۔

مذکورہ بالا بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کورس کسی ایک مضمون کی ایسی تفصیل ہوتی ہے۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کسی ایک عنوان کو کتنے اسباق، وقت، لیکچرز اور ذیلی تصورات وغیرہ کی شمولیت کے ساتھ پڑھایا جائے گا۔ بعض صورتوں میں اس مضمون یا شعبۂ تدریس کے تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے سرگرمیوں کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

درسی کتب (Textbooks)

درسی کتب، استاد اور تعلیم کا باہمی تعلق زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ اگرچہ قدیم زمانے میں درسی اور امدادی کتب کی تعداد آج کے مقابلے میں کہیں کم تھی لیکن دیگر ذرائع علم موجود نہ ہونے کے باعث ان کی اہمیت آج کے دور سے کہیں زیادہ تھی۔ مختلف مضامین کی موجود کتب کا مطالعہ کرنا اور دیگر لوگوں اور مختلف ذرائع سے مل کر علم حاصل کرنا اور پھر اس علم کو اپنے شاگردوں تک منتقل کرنا استاد کی ذمہ داری تھی۔

کہا جاتا ہے کہ کتب نسلِ انسانی کی یادداشت ہیں جو حصول علم کا مؤثر ترین ذریعہ ہیں۔ کتابیں درس و تدریس کے عمل میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں اور عالم فاضل لوگ ان کی مدد سے حصول علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ نیا نفس مضمون بھی ترتیب دیتے ہیں۔ اس طرح نئی کتب اور نئے علوم تخلیق ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اساتذہ اور طلبہ ان کتابوں کی مدد سے تعلیم و تعلم کے عمل میں نئی راہیں اور جہتیں نکالتے ہیں۔ دورِ جدید میں کتابوں کے علاوہ اور بہت سے تدریسی معاونات سامنے آ چکے ہیں۔ تعلیم میں کمپیوٹر کے استعمال اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ نے تعلیم حاصل کرنے کے لیے بہت سی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود کتابوں کی اہمیت اور استعمال میں ذرا بھی کمی نہیں آئی۔ بلکہ ان نئے طریقوں کو استعمال کرنے کے لیے بھی لوگوں کو کتابوں کا ہی سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ کتابیں معاونات تعلیم میں اہم درجہ رکھتی ہیں۔ اگرچہ ہر ملک اور معاشرے میں ان کا استعمال مختلف انداز سے ہوتا رہا لیکن ان کی اہمیت اور افادیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

درسی کتب بھی دراصل کتابوں کی ہی ایک اہم قسم ہے۔ تعلیم کے مختلف مدارج میں شامل مضامین کی تعلیم دینے کے لیے مختلف ملک اور معاشرے اپنے نظریات، سماجی، تاریخی اور نفسیاتی پس منظر میں ہر مضمون کے لیے علیحدہ علیحدہ نصاب کی تدوین کرتے ہیں۔

عموماً یہ نصابات ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے مدارج میں پڑھائے جانے والے مضامین کے بارے میں ہوتے ہیں۔ ان نصابات کو سامنے رکھتے ہوئے ماہرین تعلیم ان مدارج میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق مخصوص مضامین کے لیے درسی کتب لکھتے ہیں۔ جن میں پورے نصاب میں شامل موضوعات کی تفصیل اور ان پر جامع بحث کی جاتی ہے۔ یہ درسی کتب متعلقہ سطح کے لیے ضروری نفس مضمون اور موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں اور طلبہ کی کم از کم تعلیمی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ مطالعہ میں مزید وسعت اور گہرائی کے لیے طلبہ موضوع سے متعلق دیگر امدادی اور حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں درسی کتب کی تیاری کے لیے سرکاری سطح پر مختلف صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈز قائم ہیں جن کا قیام 1962ء میں اعلیٰ سطحی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس کے ذریعے عمل میں آیا۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کے علاوہ کئی دوسرے ادارے بھی مقامی سطح پر پہلی سے بارھویں جماعت تک کے لیے مختلف مضامین کی درسی کتب تیار کرتے ہیں۔ خصوصاً آٹھویں جماعت تک کے لیے درسی کتب کی مختلف سیریز مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

اچھی درسی کتاب کی خصوصیات

ایک اچھی درسی کتاب

1- یہ نصاب کے بیان کردہ مقاصد سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔
2- یہ متعلقہ مضمون کی مخصوص سطح پر تدریس کے مقاصد پورے کرتی ہے۔
3- اس میں تمام موضوعات میں ترتیب، تسلسل، توازن اور ربط کی خصوصیات موجود ہوتی ہے۔
4- یہ متعلقہ سطح کے طلبہ کی ذہنی سطح اور تعلیمی ضروریات سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔
5- اس کے مواد کی صحت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر، نئی معلومات اور روزمرہ زندگی کے تجربات کے قریب تر ہوتی ہے۔
6- اس میں شامل مواد جامع، معروضی، عام فہم اور سادہ زبان میں وضاحت سے پیش کیا جاتا ہے۔
7- یہ قومی اور مذہبی اقدار، نظریہ حیات اور روایات کے تحفظ اور فروغ کی ضامن ہوتی ہے۔
8- اس میں مواد موضوعات اور ذیلی موضوعات کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔
9- اس میں طلبہ کی دلچسپی اور موضوع کی وضاحت کے لیے تصاویر، اشکال اور نقشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔
10- اس میں پیش کردہ مواد اور معلومات میں مہارت حاصل کرنے اور بہتر استعمال کے لیے کی مشقیں شامل ہوتی ہیں۔
11- اس کے مواد میں گرائمر، عبارت اور کتابت کی غلطیاں موجود نہیں ہوتیں۔
12- اس میں اچھے کاغذ اور بہتر چھپائی کا انتظام کیا جاتا ہے اور قیمت بھی موزوں ہوتی ہے۔
13- یہ متعلقہ مضمون کے مقاصد اور کلاس کی ضرورت کے مطابق صفحات کی تعداد متعین ہوتی ہے اور سائز مناسب ہوتا ہے۔

نصاب (Curriculum)

نصاب سے مراد علوم اور سرگرمیوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو کسی بھی تعلیمی نظام کے زیر اہتمام طالب علم کے لیے فراہم کیا جاتا ہے جس کے مطابق وہ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

نصاب کے لغوی معنی راستے کے ہیں۔ نصاب یعنی کریکولم (Curriculum) کا لفظ لاطینی زبان کے لفظ کوریئر (Courier) سے بنا ہے جس کے معنی ایک ایسا ہموار راستہ ہے جس پر دوڑ کر کوئی فرد اپنی منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔ بالفاظ دیگر نصاب کے ذریعے سے اپنے مقاصد حاصل کرنا ہے۔ مسلمانوں کے تعلیمی لٹریچر میں نصاب کے لیے منہاج کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے لفظی معانی بھی راستے کے ہیں اور اس اعتبار سے یہ بہت حد تک انگریزی اصطلاح کریکولم (Curriculum) کا ہم معنی ہے۔

معنی کے لحاظ سے لفظ نصاب کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ یہ ایک ایسا راستہ ہے جس کے ذریعے سے طلبہ اپنے مقصد تک پہنچتے ہیں مثلاً اگر کسی طالب علم کو ڈاکٹر یا انجینئر بننا ہے تو وہ اس مقصد کے لیے ایسے نصاب کو منتخب کرے گا یا ایسے نصابی

راستے پر چلے گا جو اس کو اس کی منزل یا مقصد تک لے جائے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نصاب تعلیمی مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے اور اسی کے ذریعے سے تعلیم کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

اس بحث سے دوسرا پہلو یہ نکلتا ہے کہ نصاب خاص مقاصد کے تحت تدوین کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ نصاب ایک ایسا راستہ ہے جس پر دوڑ کر فرد اپنی منزل حاصل کرتا ہے۔ چلنے اور دوڑنے میں فرق یہ ہے کہ چلنے میں عدم دلچسپی اور امنگ کی کمی محسوس ہوتی ہے جبکہ دوڑنے میں فرد کی دلچسپی اور ارادہ پایا جاتا ہے اور فرد متحرک نظر آتا ہے اور فرد کی یہ حرکت ارادے اور شوق کے بغیر ممکن نہیں۔ ان تمام باتوں سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ نصاب ایک ایسا ذریعہ یا راستہ ہے جس پر چل کر فرد اپنے ارادے اور شوق سے اپنی منزل حاصل کرتا ہے۔ باالفاظ دیگر جب تک طالب علم اپنی کوشش، محنت اور ارادے سے نصاب کو نہیں اپناتا یا نصابی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا، اس وقت تک وہ اپنی منزل یا مقصد حاصل نہیں کر سکتا۔ حقیقت ہے کہ محنت اور ارادے کے بغیر کوئی چیز نہیں سیکھی جا سکتی۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ نصاب ایک تعلیمی لائحہ عمل ہے جس کی تکمیل تعلیمی ادارہ کرتا ہے جہاں طلبہ کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق تعلیمی تجربات مہیا کیے جاتے ہیں۔ تعلیمی مفکرین کے مطابق ''نصاب ایک ایسا تحریری تعلیمی منصوبہ ہوتا ہے جو سکول کے بچوں کے تعلیمی تجربات کے حصول کے لیے مرتب کیا گیا ہو۔''

جیمس مائیکل لی (James Micheal Lee) کے نزدیک ''نصاب آموزش کے اس تمام عمل پر محیط ہے جس کے لیے سکول ذمہ داری رکھتا ہے۔''

میڈ (Mead) کے مطابق ''نصاب سکول کی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرتا ہے مثلاً کھیل کود، جماعت کا کام اور وہ تمام سرگرمیاں جو سکول میں انجام دی جاتی ہیں۔''

پال ہرسٹ (Paul Hurst) کے مطابق ''نصاب تعلیمی سرگرمیوں کی ایسی تنظیم ہے جس کے ذریعے طلبہ تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔''

فرینک مسگروو (Frank Musgrove) کے نقطہ نظر سے ''نصاب حقیقی زندگی کے تجربات و اعمال کو منتخب کر کے واضح کرنے اور رفتار بخشنے کا ذریعہ ہے''۔

نصاب کو وسیع تر معانی میں دیکھا جائے تو یہ اساتذہ اور مدرسے کو میسر شدہ ان حالات اور مواقع کا نام ہے جس کے ذریعے مدرسے میں آنے والے بچوں اور نوجوانوں کے کردار میں تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ یہ ایسے افعال و افکار کا مجموعہ ہے جس سے بچے کی زندگی، خواہ مدرسے کے اندر ہو یا باہر، متاثر ہوتی ہے۔ یہ طالب علم کی شخصیت کی تشکیل و تعمیر میں بلاواسطہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔ پڑھنا لکھنا، ذاتی اور معاشرتی رابطے، ذہنی و اخلاقی نشوونما، جذباتی اور احساسی زندگی، فکری تہذیب اور اس کی عملی تربیت سب کے سب نصاب میں شامل ہیں۔ اسی لیے مفکرین تعلیم نصاب کو محض کتابی مواد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ تدریسی پروگرام، مدرسے کی تمام سرگرمیوں، رہنمائی و مشاورت اور تعلیمی جائزے سبھی عناصر کو شامل کرتے ہیں۔ اس طرح نصاب کا دائرۂ عمل بہت وسیع ہو جاتا ہے۔

نصاب کا خاکہ کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ مطالعہ پاکستان کے سلسلے میں کن کن موضوعات پر بحث ہوگی۔ اردو یا انگریزی کی تدریس میں کتنے اور کس قسم کے تجربات مہیا کیے جائیں گے مثلاً نثر، نظم، مضمون نویسی، گرائمر، زبانی اظہار خیال کی مہارت وغیرہ کس مواد اور کن سرگرمیوں سے سکھائی جائے گی۔ اسی طرح سائنس اور ریاضی کی تدریس کے لیے ان مضامین میں کون کون سے موضوعات

اور تجربات کس مقررہ تعلیمی سطح پر کس طریقے سے دینا ضروری ہوں گے۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ

1- نصاب ایسا واضح عمل یا منصوبہ ہے جو کسی نظریۂ حیات کا حاصل ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے طلبہ اپنے میلانات اور صلاحیتوں کے مطابق تعلیم حاصل کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو فروغ دیتے ہیں۔

2- نصاب تعلم وتدریس کی ایک ایسی تحریری دستاویز ہے جس کے ذریعے سے معلم طلبہ کے تعلیمی تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور ان کی جسمانی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی اور روحانی تربیت کرتا ہے۔

3- نصاب سکول کی داخلی اور خارجی سرگرمیوں کا ایک تعلیمی لائحہ عمل ہے جو فرد کی ذہنی صلاحیتوں اور کرداری اوصاف کی نشوونما کرتا ہے۔

4- نصاب، مقاصد تعلیم کے حصول کا ایک مؤثر وسیلہ ہے اور معلم اس کے ذریعے طالب علم کی فطری و اکتسابی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے اور طالب علم کو معاشرتی مطابقت سے ہمکنار کرتا ہے۔

5- نصاب تعلم وتدریس کا ایک باقاعدہ اور واضح دستاویزی پروگرام ہے جس میں سکول کی داخلی اور خارجی سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ معلم کے ذریعہ سے طلبہ کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما کرتا ہے اور طالب علم کو اس کے نصب العین سے ہم کنار کرتا ہے۔

نصاب کے عناصر (Components of Curriculum)

نصاب کے اصطلاحی معنی کسی خاص تعلیمی سطح کے لیے تجویز کردہ جامع لائحہ عمل ہیں۔ اس لیے اس مجوزہ لائحہ عمل میں بعض خصوصیات کی موجودگی ضروری ہے۔ مختلف ماہرین تعلیم کے پیش کردہ نصابی خاکوں کے مطالعہ سے ہمیں نصاب کے چار بنیادی اجزا یا خصوصیات کا علم ہوتا ہے۔ نصاب کے ان اجزا کو بعض ماہرین نصاب کے عناصر اربعہ یا نصاب کی ساخت کا نام بھی دیتے ہیں۔ نصاب کے چار اجزا ہوتے ہیں جو منطقی لحاظ سے بھی نصابی عمل کے لیے ضروری ہیں۔ یاد رہے کہ نصاب سازی کا عمل مسلسل اور دائروی عمل ہے اور اس مسلسل عمل میں یہ چاروں اجزا نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نصاب کے یہ اجزا درج ذیل ہیں:

i۔ مقاصد نصاب ii۔ نصابی مواد iii۔ طریقۂ تدریس iv۔ جائزہ

i۔ مقاصد نصاب (Objectives of Curriculum)

اگر ہم غور کریں کہ ہم نصاب کیوں بناتے ہیں؟ نصاب سازی کا محرک (Motive) کیا ہے؟ ہم نصاب سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ یا ہم تعلیم کے ذریعے طلبہ کو کیا بنانا چاہتے ہیں؟ ان سوالات کے جواب میں آپ جو کچھ بھی کہیں گے وہی نصاب کے مقاصد ہوں گے۔ دراصل نصابی مقاصد نفسیاتی اور منطقی جواز رکھتے ہیں۔ ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طلبہ تعلیم کیوں حاصل کریں؟ ان کو اس سے کیا فائدہ ہے؟ تعلیم سے ان کو کیا حاصل ہوگا؟ یوں بھی نفسیاتی لحاظ سے طلبہ محرک کے بغیر اپنے ردعمل کا اظہار نہیں کر سکتے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ کسی فائدے کے بغیر وہ کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرتا۔ اسی لیے نصاب سازی میں سب سے پہلے مقاصد کا تعین کرنا ضروری ہے کیونکہ مقاصد کے مطابق منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ نصابی مقاصد اس لیے بھی اہم ہیں کہ ان کی مدد سے ہمیں اپنی کارکردگی اور منزل سے فاصلے کا علم ہوتا ہے۔ پھر مقاصد قومی امنگوں، ملکی ضروریات، نظریات اور افکار کی ترقی کے ضامن ہوتے ہیں۔

یہ نفسیاتی اور منطقی بات ہے کہ نصاب کے مقاصد جس قدر موثر، ترغیبی اور افادی ہوں گے، طلبہ اسی قدر ان کے حصول کے لیے کوشش کریں گے۔ مقاصد ایسے ہونے چاہئیں جو ایک طرف فرد کی خواہش کی تسکین کریں اور دوسری طرف معاشرے کی ضروریات کی بھی تکمیل کر سکیں۔ اس لیے نصاب کے مقاصد کا تعین کرتے ہوئے ایک طرف فرد کی دلچسپی اور خواہشات اور دوسری طرف معاشرے اور مضمون کی ضروریات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

-ii نصابی مواد (Content)

مواد کا چناؤ نصابی عمل کا دوسرا جزو ہے۔ جب نصاب کے مقاصد کا تعین کر لیا جاتا ہے تو یہ سوال سامنے آتا ہے کہ یہ مقاصد کس طرح یا کس ذریعے سے حاصل کیے جائیں۔ بالالفاظ دیگر نصاب میں کیا کیا اور کیسے کیسے تعلیمی و تدریسی تجربات، سرگرمیاں، مضامین اور موضوعات شامل کیے جائیں جن سے طے شدہ نصابی مقاصد حاصل ہو سکیں۔ اگر ہم نے نصابی مقاصد کے حصول کے ذرائع یعنی تعلیمی و تدریسی مواد شامل نہیں کیا تو نصابی مقاصد کا حصول ناممکن ہو جائے گا۔ اس حوالے سے تدریسی و تعلیمی مواد نصاب کا اہم بنیادی جزو بن جاتا ہے۔ اس کے بغیر نہ تو نصاب مکمل ہو سکتا ہے اور نہ ہی نصابی مقاصد کا حصول ممکن ہے۔

نصاب کے لیے مواد کا انتخاب بڑی احتیاط سے کیا جانا چاہیے۔ یہ مواد ایسا ہو کہ وہ طلبہ کی ذہنی، اخلاقی، معاشرتی اور معاشی نشوونما کر سکے اور طلبہ کے لیے دلچسپی کا باعث ہو۔ وہ ان کے نفسیاتی تقاضوں کی آسودگی کر سکے اور ان کو معاشرتی اور معاشی مطابقت کے حصول میں معاون ہو۔ یہ بہت ضروری ہے کہ نصابی مواد طلبہ کی ذہنی استعداد کے مطابق ہو۔ وہ بتدریج آسان سے مشکل اور مشکل سے مشکل تر ہو جس سے طلبہ کے فکر و نظر میں وسعت پیدا ہو۔ لہٰذا مواد کا چناؤ کرتے ہوئے بچوں کی نفسیات، بالیدگی اور نشوونما کی ضروریات کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ نصابی مواد معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ طلبہ کے لیے باعث کشش ہو اور جس سے طے شدہ نصابی مقاصد کی تکمیل ہوتی ہو۔ نصابی مواد معتبر، معیاری، جامع، واضح، موزوں، زندگی سے مربوط اور افادی ہو۔ اس کی تنظیم بتدریج ہو، اس میں تسلسل اور توازن جیسی خصوصیات کا ہونا بھی ازحد ضروری ہے۔

-iii طریقہ تدریس (Teaching Method)

نصاب کے پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ نصابی مواد کو طلبہ تک کس طرح پہنچایا جائے کہ طلبہ اس کو خوشی خوشی قبول کر لیں۔ معلم جو کچھ بھی پڑھائے وہ طلبہ کے ذہن نشین ہو جائے اور جو توقعات ہم طلبہ سے رکھتے ہیں وہ بھی پوری ہو جائیں اور نصاب کے طے شدہ مقاصد حاصل ہو جائیں۔ طے شدہ مقاصد کے حصول کے لیے طلبہ تک نصابی مواد کی ترسیل کے لیے ایسے تدریسی طریقوں کا انتخاب کیا جائے جو طلبہ کی ذہنی استعداد اور متعلقہ مضمون یا مواد کی ضروریات کے مطابق ہو۔ طلبہ کی دلچسپی اور مواد کی نوعیت کے پیش نظر موزوں تدریسی طریقہ کا انتخاب ضروری ہوتا ہے۔

تدریس کے دوران حسب ضرورت موقع کے لحاظ سے سمعی و بصری معاونات اور امدادی اشیا بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ تدریسی طریقہ جس قدر موثر ہوگا اسی اعتبار سے نصابی مقاصد کا حصول ممکن ہوگا۔ یاد رہے کہ نصاب کو عملی جامہ پہنانے والا شخص معلم ہے۔ اگر معلم نے نصاب کو بہتر اور موثر طریقہ تدریس کے ذریعے طلبہ تک پہنچا دیا تب ہی نصابی مقاصد کا حصول ممکن ہوگا۔ لہٰذا معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلبہ کی نفسیات سے واقف ہو اور ان کی خواہشات اور دلچسپیوں کے علم کے ساتھ ساتھ نصابی مواد پر مکمل عبور رکھے اور مختلف تدریسی طریقوں اور تدریسی ٹیکنالوجی سے بھی آگاہ ہو۔ استاد کے لیے تدریس کو موثر بنانے والے اصولوں کا علم رکھنے اور

امدادی اشیا کو استعمال کرنے کے ڈھنگ سے آگاہ ہونا بھی ضروری ہے۔

-iv نصابی جائزہ (Curriculum Evaluation)

نصابی جائزے میں نصاب کے تمام اجزا کی کارکردگی اور ان کے مؤثر ہونے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ نصاب کے تمام اجزا کہاں تک نصابی مقاصد کے حصول میں کامیاب رہے۔ کیا نصاب کے تمام طے شدہ مقاصد حاصل ہوگئے یا نہیں؟ اس سلسلے میں نصاب کے ہر جز کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ نصابی جائزے سے ہمیں طلبہ کی تخلیقی، تنقیدی اور معاشرتی صلاحیتوں کا علم بھی ہوتا ہے اور نصاب کو مزید بہتر بنانے کے مواقع بھی ملتے ہیں۔ یہ جائزہ نصابی مقاصد، نصابی مواد اور طریقہ ہائے تدریس کو خوب سے خوب تر بنانے میں رہنمائی کرتا ہے۔

نصابی جائزہ لینے کے لیے رسمی اور غیر رسمی طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ رسمی طریقے میں طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مختلف طریقوں سے امتحان لیا جاتا ہے جو زبانی، تحریری یا عملی طریقوں کا ہوسکتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو پرکھا جاتا ہے۔ عام طور پر اساتذہ ماہانہ، ششماہی اور سالانہ امتحانات کے ذریعے نصابی مقاصد اور نصاب کی کامیابی یا ناکامی کا جائزہ لیتے ہیں۔ غیر رسمی طریقوں میں مشاہدے اور تجربات سے کام لیا جاتا ہے۔ مختلف سرگرمیوں اور تجربات کے مشاہدے سے طلبہ کی عملی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مشاہدات سے طلبہ کے کردار کے بارے میں بھی بہت کچھ اخذ کیا جاسکتا ہے۔

نصابی جائزے میں نصاب کے تمام عناصر پر نظر رکھنا ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مقاصد ایسے ہوں جو طلبہ کی رسائی سے باہر ہوں اور اس طرح نصاب کے دیگر اجزا بہتر ہونے کے باوجود مقاصد کے حصول میں معاون ثابت نہ ہوں۔ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ مقاصد تو بہتر ہوں لیکن ان کے حصول کے ذرائع یعنی مواد کا انتخاب اور اس کی تنظیم خاطر خواہ نہ ہو، مثلاً مواد طلبہ کے لیے عدم دلچسپی کا حامل ہو، اس میں کوئی کشش اور افادی پہلو نہ ہو، وہ جامع اور مؤثر نہ ہو یا وہ طلبہ کی ذہنی سطح سے بلند ہو اور اس وجہ سے نصاب اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب نہ ہو۔

اسی طرح نصاب کے تیسرے اہم جز و یعنی طریقۂ تدریس کا بھی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ مقاصد بھی بہتر مقرر کیے گئے ہوں اور نصابی مواد بھی طلبہ کی نفسیات سے ہم آہنگ اور تعلیمی تقاضوں سے مربوط ہو لیکن وہ مواد طلبہ تک صحیح طریقے سے نہ پہنچ سکا ہو۔ دوسرے لفظوں میں معلم کا طریقۂ تدریس بھی غیر مؤثر ہو سکتا ہے کہ اس نے تدریس میں اپنے منفی جذبات یا ردعمل کا اظہار کیا ہو یا تدریس کو مؤثر بنانے کے لیے کوئی امدادی شے یا بہتر تدریسی تکنیک استعمال نہ کی ہو یا معلم کی شخصیت ہی طلبہ کے ذہنوں پر ایک بوجھ ہو جس کی وجہ سے نصابی مواد طلبہ کے ذہن نشین نہ ہوسکا ہو اور طلبہ نے بھی عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہو اور ان تمام اسباب کے باعث نصاب اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہا۔

نصابی جائزے سے ہمیں طلبہ کی صلاحیتوں اور ان کی تخلیقی، تنقیدی اور معاشرتی لیاقتوں کا علم ہوتا ہے اور ہمیں نصاب کو بہتر بنانے اور اس میں ترمیم و تنسیخ کے مواقع بھی ملتے ہیں۔ نصابی جائزے سے حاصل شدہ نتائج، نصاب اور نصابی اجزا کو خوب سے خوب تر بنانے میں رہنمائی کا کردار ادا کرتے ہیں۔

نصابی اجزا کا باہمی ربط (Co-Relation among Curriculum Elements)

تقریباً تمام ماہرین نصاب اس بات پر متفق ہیں کہ نصاب کے تمام اجزا میں گہرا باہمی ربط ہوتا ہے اور سب ایک دوسرے پر

دارومدار رکھتے ہیں ۔نصاب انہی کے باہمی ربط سے فروغ پاتا ہے۔ ان اجزا کا باہمی ربط جس قدر زیادہ ہوگا، نصاب اسی قدر مؤثر ہوگا۔ بعض ماہرین تعلیم نے ان اجزا کو نصاب کے چار ستون قرار دیا ہے۔انھی ستونوں پر نصاب کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔اگر کسی ایک ستون میں کوئی جھول یا نقص رہ جائے تو پورا نصاب غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔اگر چہ یہ اجزا بظاہر تو الگ الگ ہیں لیکن نصاب کی عمارت سازی میں یہ سب مشترک کردار ادا کرتے ہیں اور نصابی عمل کو مسلسل متحرک رکھتے ہیں۔

نصاب کے یہ سب اجزا ایک دوسرے سے باہمی طور پر منسلک ہوتے ہیں۔ مثلاً جب نصاب کے مقاصد کا تعین ہوتا ہے تو معاشرے کے حالات کا تجزیہ کرنا پڑتا ہے کہ معاشرے کے تقاضے کیا ہیں؟ اس کی معاشرتی وثقافتی اقدار کیا ہیں۔کون کون سے نئے تقاضے ابھر رہے ہیں اور کس طرح اس معاشرے کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور عالمی سطح پر کس طرح مطابقت حاصل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ان تمام حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ہی نصاب تعلیم کے مقاصد کا تعین کرنا ہوتا ہے۔

اسی طرح طلبہ کی شخصیت کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ان کی بالیدگی ونشوونما کی خصوصیات، ان کے میلانات، ان کی دلچسپیاں، ان کی خواہشات اور ان کے انفرادی اختلافات کا جائزہ لینے سے ہی تعلیم کے مقاصد مقرر کیے جاتے ہیں۔ جن سے نصاب بناتے ہوئے نصابی مقاصد کا تعین ہوتا ہے۔ مقاصد کے تعین میں نصابی عمل کا دامن معاشرے اور طلبہ سے باندھا جاتا ہے۔ نصاب مقرر ہونے کے بعد نصابی مقاصد کے حصول کے ذرائع تلاش کیے جاتے ہیں۔ یعنی نصابی مضامین یا مواد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ مواد اور اس کی تمام سرگرمیاں، معاشرتی تقاضوں اور طلبہ کی نفسیات سے مربوط ہوتی ہیں۔

جب مواد کا انتخاب ہو جائے گا اور مواد کتابی صورت میں دستیاب ہوگا تو طلبہ تک اس کی ترسیل کے طریقۂ کار پر غور کرنا ہوگا۔ مواد کی نوعیت اور معاشرے کی ذہنی ونفسیاتی اقدار کے مطابق تدریسی طریقوں اور مواد میں بھی گہرا تعلق ہوتا ہے۔ مواد کی نوعیت اور معاشرے کی اقدار کے مطابق تدریسی طریقے اور تدریسی ٹیکنالوجی استعمال کی جاتی ہے۔ اگر تدریسی طریقے مؤثر ہیں تو مواد کی ترسیل یعنی تدریسی اثرات بہتر اور پائیدار ہوں گے۔ طریقۂ تدریس کے بعد نصابی جائزہ ہمیں نصابی اثرات اور نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔ اگر ہمیں نصابی تجزیے سے معلوم ہو کہ نصابی مقاصد حاصل ہو رہے ہیں یا ہو گئے ہیں تو ہم نصاب کو معیاری اور مؤثر قرار دیں گے اور اگر نصابی نتائج غیر تسلی بخش ہیں اور معلوم ہو کہ نصابی مقاصد از سرنو مقرر کرنا ہوں گے، تو از سرنو مواد کا انتخاب اور اس کی تنظیم کی جائے گی اور از سرنو ہی تدریسی طریقوں پر غور وفکر کر کے بہتر تدریسی طریقوں کو اختیار کیا جائے گا اور نصابی نتائج معلوم کرنے کے لیے از سرنو نصابی جائزہ لیا جائے گا۔

غرضیکہ اس طرح نصابی عمل ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور نصاب کے تمام اجزا باہمی تعاون اور اشتراک عمل سے نصاب کے عمل کو رواں دواں رکھتے ہیں۔ بقول ہلڈا ٹابا (HildaTaba) کسی بھی ایک جزو کے تعلق یا اشتراک عمل کے بغیر کیا گیا کوئی بھی نصابی فیصلہ کرنے سے نصاب کے ناقص ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اچھے نصاب کی خصوصیات (Characteristics of Good Curriculum)

ایک اچھے نصاب میں درج ذیل خصوصیات کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے:۔

1- اچھے نصاب کی اولین خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ طالب علم کو معاشرے کو سمجھنے، اس کی ترقی میں حصہ لینے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے۔ اچھا نصاب طلبہ کو ان مہارتوں، صلاحیتوں اور حقائق سے آگاہ کرتا ہے جن کی مدد سے وہ شخصی اور گروہی مسائل کو حل کر سکیں ۔یہ تعلیمی ادارے کی معاشرتی، تعلیمی اور اخلاقی اقدار سے ہم آہنگ ہو۔ اچھا نصاب آج کے تغیر پذیر

معاشرے سے پیدا شدہ معاشرتی، تہذیبی اور اخلاقی مسائل کا سامنا کرنے کے لیے نہ صرف طالب علم کو تیار کرے بلکہ آئندہ کے لیے بھی ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔

2- اچھے نصاب کی یہ بھی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ طالب علم کے لیے ایسے مضامین، تدریسی مواد اور تجربات کا انتخاب کرے جو بچوں کی زیادہ سے زیادہ ذہنی اور فکری تربیت کے ذریعے ان کی سوچ اور عمل کو متاثر کرے۔ انسان کی فطری جدت پسندی کی صلاحیت کو تخلیقی عمل کی طرف راغب کرے اور طالب علم کو اپنی ذات، اپنے ماحول اور کائنات پر غور و فکر کے لیے آمادہ کرے۔

3- اچھا نصاب طالب علم کی انفرادی صلاحیتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہم آہنگ ہوتا ہے۔ اچھا نصاب طالب علم کی طبعی اور ذہنی عمر اور ضروریات اور صلاحیتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں مضامین اور موضوعات اس طرح سے ترتیب دیئے جاتے ہیں جن سے زیادہ سے زیادہ طالب علموں کی دلچسپی اور رجحانات کا خیال رکھا جا سکے۔

4- اچھے نصاب میں تجربے کا تسلسل قائم رہتا ہے۔ اچھا نصاب مختلف تعلیمی سطحوں پر افقی اور عمودی انداز میں اس طرح بنایا جاتا ہے کہ ایک باب اور ایک سطح کے تجربات، اگلے ابواب اور اگلی تعلیمی سطحوں کے لیے بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ ان میں باقاعدہ تسلسل اور توازن ہوتا ہے۔ اچھے نصاب میں تمام سرگرمیاں طلبہ کی عمر، استعداد، صلاحیت اور سابقہ تجربات کو پیش نظر رکھ کر طے کی جاتی ہیں۔ یہ نصاب طلبہ کے ماضی، حال اور مستقبل کے تجربات میں ہم آہنگی اور تسلسل پیدا کرتا ہے۔

5- اچھے نصاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام تعلیمی مقاصد کے حصول میں معاون ہو۔ یہ ایک ایسا جامع منصوبہ ہوتا ہے جس کے تحت مدرسہ معاشرے کی طرف سے سپرد کردہ فرائض پورے کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ تعلیم کے اہم مقاصد میں فرد کی مکمل ذہنی، جسمانی اخلاقی اور سماجی نشوونما کر کے معاشرے سے مطابقت کے قابل بناتا ہے۔ اچھا نصاب ان تمام مقاصد کے حصول کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اچھے نصاب میں ان مقاصد کے علاوہ ابلاغ کی مہارتیں، بولنا پڑھنا لکھنا، حساب کتاب کی مہارت، سائنسی اندازِ فکر کی تربیت، معاشرتی روابط کو بڑھانے، تخلیقی صلاحیت اور ذوق جمالیات جیسی عام مہارتوں کے حصول کو بھی نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔

6- اچھا نصاب تمام مقاصد کے حصول کے ساتھ ساتھ ان میں توازن بھی برقرار رکھتا ہے۔ یہ طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کے عین مطابق اور ان کی متوازن نشوونما کا ضامن ہوتا ہے۔ اچھا نصاب طلبہ کی عمر اور تعلیمی ارتقا کے مختلف مراحل میں ان کی ہر قسم کی مادی، ذہنی، اخلاقی، روحانی ضروریات کے مطابق توازن قائم رکھتا ہے۔ اس میں یہ بات طے ہوتی ہے کہ کس مضمون کو نصاب میں کیا اہمیت حاصل ہے اور اس اہمیت کے لحاظ سے اس کو کتنا اور کون سا مواد اور کس قدر وقت درکار ہے۔

7- اچھے نصاب کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ مقامی ماحول اور بعد ازاں وسیع تر قومی ماحول، روایات اور اقدار سے ہم آہنگ اور مربوط ہو۔ اچھا نصاب ہمیشہ مدرسے کے ارد گرد کے وسائل اور سہولیات سے مناسب طور پر استفادہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دستیاب سمعی و بصری معاونات، تدریسی وسائل اور جدید تحقیقات سے فائدہ اٹھانے کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔

8- اچھے نصاب میں جامعیت اور لچک کی خصوصیات بھی موجود ہوتی ہیں۔ اس میں طلبہ کی ضروریات، ان کی شمولیت اور محدود آزادی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ نصاب قومی مقاصد کی بھرپور عکاسی کرتا ہے اور قوم کے نظریہ حیات سے مکمل ہم آہنگ ہوتا ہے۔ اس نصاب میں طلبہ کے تمام ذہنی، جذباتی، روحانی، اخلاقی، مادی اور مہارتی غرضیکہ ہر پہلو کی ترقی کے لیے سرگرمیوں کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ ایسے نصاب میں شامل تمام سرگرمیوں، تجربات، نفس مضمون اور مہارتوں میں تنوع ہوتا ہے

جو اساتذہ اور طلبہ کے لیے تعلیمی تحریک کا باعث ہوتا ہے۔

جائزہ

(Evaluation)

جائزے کا تصور زمانہ حال کی ایجاد نہیں، تخلیق آدم سے لے کر اب تک ہر شخص کو اپنی ذات اور اپنے ماحول کا درست اندازہ لگانے کے لیے جائزے کی کسی نہ کسی صورت سے واسطہ پڑتا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی جدوجہد میں جائزے کا کردار نہایت اہم رہا ہے۔ انسان نے مختلف علوم وفنون میں جس قدر بھی ترقی کی ہے اس میں بھی اس عمل کا حصہ نمایاں ہے۔ موجودہ زمانے کی مہذب اقوام کے علاوہ غیر متمدن قبائل کے ذہن بھی جائزہ اور تخمین کے تصور سے کبھی خالی نہیں رہے۔ انھیں بھی اپنی اور اپنے دشمن کی طاقت کا کسی نہ کسی طریقے سے اندازہ لگانا پڑتا ہوگا۔ کبھی انھیں خوراک حاصل کرنے کے مختلف ذرائع کا باہمی موازنہ کرنا پڑتا ہوگا اور کبھی یہ جائزہ لینا پڑتا ہوگا کہ ان کی اولاد اپنے مخصوص تمدن اور قبائلی روایات سے کہاں تک مستفید ہورہی ہے۔ الغرض جائزہ وتخمین انسانی زندگی کا ایک اہم جزو تھا اور رہے گا۔ انسان کو زندگی گزارنے کے لیے قدم قدم پر جائزہ وتخمین کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے حال اور مستقبل کے افراد اور اقوام کو بھی جائزے اور تخمین کے علم کی ضرورت ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ اس علم میں اضافہ اور عمل میں بہتری پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح جائزے اور تخمین کا یہ علم تعلیم کے شعبہ میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ جہاں اس کو تعلیمی جائزے یا تعلیمی تخمین کا نام دیا جاتا ہے۔

تعلیمی جائزہ ایک جامع اور اہم عمل ہے۔ یہ جائزہ تعلیم کے طے شدہ مقاصد کی روشنی میں پورے تعلیمی عمل کی کارکردگی کا تجزیہ کرتا ہے مثلاً یہ کہ کوئی ادارہ یا استاد طے شدہ تعلیمی مقاصد کے حصول یا مخصوص سرگرمیوں، مہارتوں، اہلیتوں کے اکتساب میں کس درجے پر ہے۔

جائزہ کے عمومی معنی جانچ پڑتال کے ہیں۔ تعلیم وتدریس میں جائزے سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معلم اپنی تدریس کا اندازہ کرسکتا ہے کہ اس نے جو پڑھایا تھا وہ طلبہ کو کس حد تک سمجھ میں آیا۔ مختلف ماہرین تعلیم نے جائزہ کی تعریف اس طرح کی ہے۔

لنڈ ول (Lindwell) کے مطابق "تعلیم وتعلم کے خصوصی مقاصد کے حصول کی جانچ پرکھ کا نام تعلیمی جائزہ ہے۔"

کارٹر وی گڈ (Carter V. Good) کے مطابق "تعلیمی جائزہ وہ عمل ہے جس میں بالعموم ایک استاد مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھی کرکے یہ اندازہ لگاتا ہے کہ اس کی تدریس کے بعد طالب علم کے کردار میں کس قدر تبدیلی آئی ہے۔"

نارمن گرون لنڈ (Norman Gronlund) کے مطابق "جائزہ ایک ایسا باقاعدہ طریق کار ہے جس میں یہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ طلبہ نے تربیتی مقاصد کس حد تک حاصل کیے ہیں۔"

ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیمی عمل کے ذریعے طلبہ میں مطلوب پائیدار کرداری تبدیلیوں، مہارتوں، اکتساب کے معیار اور استاد کے تدریسی عمل کو خامیوں سے پاک کرنے کے لیے باقاعدہ وقفوں وقفوں سے جانچ پڑتال کا عمل تعلیمی جائزہ کہلاتا ہے۔

تعلیمی جائزے کی مختلف جہتیں ہیں جن میں پیمائش، آزمائش اور تخمین شامل ہیں۔ ان سب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ذیل میں ان تینوں جہتوں کی وضاحت پیش ہے:

i- پیمائش (Measurement)

پیمائش، جائزے کے عمل کا ایک مقداری یا عددی پہلو ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی کسی مخصوص خصوصیت کا اندازہ ایک خاص

معیار سے تقابل کے بعد مقداری یا عددی انداز میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ مختلف ماہرین تعلیم نے پیائش کی تعریف اس طرح سے کی ہے:

اروِنگ لورج (Irving Lorge) کے مطابق "پیائش وہ عمل ہے جس کے ذریعے مشاہدات کو بامعنی اور یکساں علامات عطا کی جاتی ہیں۔"

ڈان بلڈ اور ولیم کے مطابق پیائش سے مراد "وہ کام یا طریق کار ہے جس کے ذریعے ایک خصوصی معیار سے تقابل کے ذریعے کسی شے کی موجود حد اور مقدار کو ثابت کیا جاتا ہے۔"

نارمن گرون لنڈ (Norman Gronlund) کے مطابق "پیائش سے مراد وہ طریق کار ہے جس میں وہ درجہ معلوم کیا جاتا ہے جس حد تک کوئی فرد ایک خاص خصوصیت کا مالک ہوتا ہے۔"

پیائش اس سوال کا جواب دیتی ہے کہ کوئی خصوصیت کسی فرد میں کس حد تک یا کتنی مقدار میں پائی جاتی ہے۔

-ii آزمائش (Test)

آزمائش سے مراد وہ آلہ یا پیمانہ ہے جس کی مدد سے ہم تعلیمی ماحول میں طلبہ کی مختلف خصوصیات کی پیائش کرتے ہیں۔ آزمائش دراصل سوالات کا مجموعہ ہوتی ہے جو زبانی، تحریری یا عملی شکل میں ہو سکتی ہے۔ ان کے جوابات سے ہم کسی فرد کی خصوصیات کی پیائش کر سکتے ہیں۔

-iii تخمین (Assessment)

تخمین کے معنی اندازہ، قیاس کرنا یا عمومی حساب لگانا ہے۔ استاد پڑھانے کے دوران اپنی تدریس کے تاثر کا اندازہ لگانے کے لیے طلبہ کی دلچسپی، توجہ، محویت اور فہم پر نظر رکھتا ہے تا کہ بہتر تعلیم کے لیے کمرۂ جماعت میں موزوں ماحول برقرار رکھا جا سکے۔

نارمن گرون لنڈ (Norman Gronlund) کے مطابق تخمین ایک طرزِ عمل ہے جس میں ہر وقت برمحل اور برجستہ اندازے لگائے جا سکتے ہیں، مثلاً اُستاد ایک ہی وقت میں اپنی کلاس کے بچوں کے فہم، حیرانگی، جوش وجذبہ، دلچسپی، بوریت اور توجہ وغیرہ کے متعلق اندازے لگا سکتا ہے۔

تعلیمی جائزے اور تخمین کی اہمیت

(Importance of Evaulation and Assesment)

-i طلبہ کی تعلیمی تحصیل کا جائزہ

تعلیمی جائزے کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے ذریعے طلبہ کو بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں۔ کون سے تصورات صحیح طور پر ان کی سمجھ میں آ گئے ہیں اور کون سے نہیں آئے یا کسی مہارت میں ان کی کس درجہ کی تحصیل ہے۔ دوسرے طلبہ کے مقابلے میں ان کا نتیجہ کیا ہے۔ طلبہ کو ان کی موجودہ کارکردگی کے نتیجہ میں ہی امدادی تدریس فراہم کی جاتی ہے جو صرف جائزے سے ہی پتہ چلتی ہے۔

-ii طلبہ میں تعلیم کے لیے تحریک پیدا کرنا

تعلیمی جائزے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے طلبہ میں پڑھائی کے لیے تحریک پیدا ہوتی ہے اور سیکھنے کے عمل کو تقویت ملتی ہے۔ طلبہ اچھے نمبر لینے کے لیے خصوصی تیاری کرتے ہیں اور اساتذہ اور والدین کے سامنے اپنے تاثر کو بہتر

بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں کامیابی کے اعلیٰ درجوں کو حاصل کرتے ہیں۔

iii- طلبہ کی گروہ بندی

کسی بھی تعلیمی ادارے کے انتظامی اور تعلیمی امور میں بھی جائزے کا استعمال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ نہ صرف طلبہ کی انفرادی تحصیل و رفتارِ کار سے آگاہ کرتا ہے بلکہ طلبہ کے مابین تعلیمی تحصیل کے لحاظ سے درجہ بندی کو بھی واضح کرتا ہے۔ اس طرح جائزہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے طلبہ کی گروہ بندی کرنے میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔

iv- تدریسی مواد کی تشکیل و تنظیم نو

تعلیمی جائزے کی اہمیت کا اس بات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اسی کے ذریعے ماہرین تعلیم، تدریسی مواد اور تدریسی طریقہ کار کو از سرِ نو ترتیب و تشکیل دیتے ہیں اور اسی مناسبت سے اس کو استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ہونے والے جائزے اور تخمین کے ذریعے استاد طلبہ کی تعلیمی ترقی اور اکتساب رفتار کے بارے میں معلوم کر کے اپنی تدریسی رفتار میں مطابقت پیدا کر سکتا ہے۔

v- طلبہ کو اگلی جماعت میں ترقی دینا

تعلیمی جائزے اور تخمین کے عمل کی بدولت ہی طلبہ کو اگلی جماعت میں ترقی دینے کا فیصلہ کیا جاتا ہے جب کہ ایک مخصوص درجے کی کامیابی کے بعد سند بھی اس عمل میں سے گزرنے کے بعد ہی دی جاتی ہے۔ حکومت ہونہار طلبہ کے لیے جن اعزازات، انعامات اور وظائف کا انتظام کرتی ہے ان کا فیصلہ بھی جائزے اور تخمین کے عمل کو استعمال کرنے سے ہی ہوتا ہے۔

vi- اعلیٰ تعلیم اور ملازمتوں کے لیے انتخاب

جائزے کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کی مدد سے زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کے لیے امیدواروں کا انتخاب کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی طرح جائزے کے نتائج کی مدد سے طلبہ کو پیشہ ورانہ مضامین اور شعبہ جاتی انتخاب میں بھی معاونت ملتی ہے۔

vii- تحقیق میں استعمال

تعلیمی جائزے اور تحقیق سے حاصل شدہ معلومات کو تعلیمی تحقیقات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی بنیادی، اطلاقی اور عملی تعلیمی تحقیق کے لیے جائزے کے ذریعے حاصل شدہ نتائج کو استعمال کیا جاتا ہے۔

اہم نکات

1- سلیبس میں بعض موضوعات کا خاکہ اور چند چھوٹے بڑے عنوانات شامل ہوتے ہیں جو مضمون کے مواد کی نشاندہی کرتے ہیں۔
2- کورس کسی ایک مضمون کی ایسی تفصیل ہوتی ہے، جس میں اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کسی ایک عنوان کو کتنے اسباق وقت لیکچرز اور ذیلی تصورات کی شمولیت کے ساتھ پڑھایا جائے گا۔
3- درسی کتب، استاد اور تعلیم کا باہمی تعلق زمانہ قدیم سے ہے۔ مختلف ملک اپنے نظریات سماجی، نفسیاتی پس منظر میں ہر مضمون کے لیے علیحدہ نصاب پر مشتمل درسی کتب تیار کرتے ہیں۔

4- نصاب سے مراد علوم اور سرگرمیوں کا ایسا مجموعہ ہے جو کسی بھی تعلیمی نظام کے زیر اہتمام طالب علم کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔

5- نصاب کے چار اجزا ہیں: مقاصد نصاب، نصابی مواد، طریقہ تدریس، جائزہ

6- جائزہ سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معلم اپنی تدریس کا اندازہ کر سکتا ہے۔

7- تعلیمی جائزے کی مختلف جہتیں ہیں جن میں پیمائش، آزمائش اور تخمین شامل ہیں۔

آزمائشی مشق

معروضی حصہ

1۔ مندرجہ ذیل بیانات میں سے کچھ بیانات صحیح ہیں اور کچھ غلط اگر بیان صحیح ہو تو "ص" کے گرد اگر بیان غلط ہو تو "غ" کے گرد دائرہ لگائیں۔

i- کتابیں معاونات تعلیم کا حصہ ہیں۔ ص / غ

ii- مقاصد، مواد، طریقہ تدریس اور جائزہ نصاب کی اہم خصوصیات ہیں۔ ص / غ

iii- کورس کسی مضمون کے عنوانات کی فہرست ہوتی ہے۔ ص / غ

iv۔ سلیبس کسی مضمون کے عنوانات اور مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے۔ ص / غ

v۔ اچھی درسی کتاب طلبہ کی ذہنی ضروریات کے مطابق ہوتی ہے۔ ص / غ

2- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سب سے موزوں ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- نصاب سازی کا عمل مسلسل اور.................. عمل ہے۔

ا۔ دائروی ب۔ مخروطی ج۔ معلوماتی د۔ عملی

ii- .... کے مطابق نصاب کے چار اجزا ہیں۔

ا۔ لنڈویل ب۔ میڈ ج۔ کیر د۔ ٹابا

iii- جائزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں صرف .... پیمانے استعمال ہوتے ہیں۔

ا۔ مقداری ب۔ معیاری ج۔ خاصیتی د۔ علامتی

iv- جائزہ ایک .... عمل ہے:

ا۔ مسلسل ب۔ محدود ج۔ بے معنی د۔ دائروی

v- تعلیمی جائزہ سے مراد ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے.................. اپنی تدریس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

ا۔ معلم ب۔ متعلم ج۔ معلم اور متعلم د۔ صدر معلم

vi- پیمائش جائزے کا .... پہلو ہے۔

ا۔ مقداری ب۔ معیاری ج۔ مقداری اور معیاری د۔ خاصیتی

vii- .... ایک طرز عمل ہے جس میں استاد ایک وقت میں طلبہ کے درجہ فہم، دلچسپی، توجہ کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

ا۔ جائزہ ب۔ پیمائش ج۔ تخمین د۔ امتحان

3- فہرست (ا) کے مطابق فہرست (ب) میں سے مناسب جواب تلاش کر کے کالم (ا) کے سامنے فہرست (ج) میں لکھیں۔

کالم (ا)	کالم (ب)	کالم (ج)
i- مضمون کے عنوانات اور تعلیمی سرگرمیوں کا پروگرام	i- نصاب کے عناصر	
ii- کسی عنوان کو اسباق اور وقت میں تقسیم کرنے کا پروگرام	ii- کتاب	
iii- اولین تدریسی اعانت	iii- نصابی جائزہ	
iv- طالبعلم کے لیے منزل تک پہنچنے کا ذریعہ	iv- پیمائش	
v- مقاصد، مواد، طریقہ تدریس، جائزہ	v- جائزہ	
vi- نصاب کی خوبیوں اور خامیوں کی جانچ کا طریقہ	vi- نصاب	
vii- ماحول کا درست اندازہ لگانے کا عمل	vii- سلیبس	
viii- خصوصی معیار سے مقداری تقابل کرنا	viii- کورس	
	ix- تخمین	

انشائیہ حصہ

4- نصاب، سلیبس اور کورس کی تعریف لکھیں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

5- نصاب سے کیا مراد ہے؟ مختلف ماہرین کی آرا کی روشنی میں نصاب کی مکمل اور جامع تعریف لکھیں اور نصاب کی نوعیت اور دائرہ کار کی وضاحت کریں۔

6- جائزہ، پیمائش اور تخمین کے تصورات کی تعریف اور مفہوم بیان کریں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

7- جائزہ سے کیا مراد ہے؟ ماہرین تعلیم کی آرا کی روشنی میں جائزہ کی تعریف بیان کریں نیز نصابی جائزہ کے اہم مقاصد کی تفصیل لکھیں۔